السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احرام باندھنے کا طریقہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مناسک حج میں سب سے پہلا اہم کام احرام باندھنا ہے جو حج میں داخل ہونے کی نیت ہے احرام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس سے مسلمان اپنے آپ پر ہر وہ چیز حرام کر لیتا ہے جو احرام سے پہلے مباح تھی جیسے نکاح کرنا خوشبو لگانا ،ناخن تراشنا ، حجامت بنوانا یا عام معمول کا لباس پہننا وغیرہ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "کوئی شخص محض دل کی نیت اور ارادے سے محرم نہیں ہوتا۔ ارادہ تو اس وقت ہی شامل ہو گیا تھا جب وہ اپنے شہر سے چل پڑا تھا بلکہ نیت کے ساتھ ایسا قول و عمل بھی ضروری ہے جس سے وہ محرم قرار پائے (اور تلبیہ و احرام باندھنا ہے۔)[1]

حج کے لیے احرام باندھنے سے قبل درج ذیل چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ حج جیسی عظیم عبادت کا استقبال شایان شان طریقے سے ہو سکے۔

غسل کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے لیے غسل کیا تھا غسل سے بدن کی طہارت و نظافت خوب طرح سے ہو جاتی ہے اور بد بو کا ازلہ ہو جاتا ہے۔ بہر حال احرام کے وقت غسل کرنا مطلوب و مقصود ہے حتی کہ حیض یا نفاس کا دوران ہو تو بھی عورت غسل کرے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اُم سماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایام نفاس کے دوران میں غسل کرنے کا حکم دیا تھا اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی غسل کا حکم دیا حالانکہ ان کے ایام حیض جاری تھے اس غسل میں حکمت یہ ہے کہ نظافت حاصل ہو اور بد بو کا ازلہ ہو۔ نیز حیض اور نفاس والی عورت کی ناپاکی و پلیدی میں تخفیف ہو جائے۔

حجامت بنوانا

جب احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو مستحب یہ ہے کہ جسم کی خوب اور اچھی طرح صفائی کر لی جائے۔

بڑھی ہوئی مونچھیں بغلیں اور زیر ناف بال صاف کر لیے جائیں تاکہ احرام کے دنوں میں اس صفائی کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ اگر احرام باندھنے سے پہلے ایسی مخصوص صفائی کی ضرورت نہ ہو تو اسے رہنے دیا جائے کیونکہ یہ چیز احرام کا حصہ نہیں بلکہ یہ کام ایک ضرورت کی وجہ سے ہے :

خوشبو کا استعمال

احرام باندھنے سے پہلے جو خوشبو میسر ہو اسے استعمال کیا جائے مثلاً : کستوری ، پرفیوم عرق گلاب یا کسی خوشبودار لکڑی کی دھونی وغیرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے۔

"كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ)"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے قبل میں خوشبو لگاتی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کھول دیتے تو بیت اللہ کا طواف (طواف زیارت) کرنے سے پہلے بھی آپ کو خوشبو لگاتی۔ "[2]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "اگر محرم احرام باندھنے سے پہلے اپنے بدن پر خوشبو لگانا چاہے تو اچھا اور بہتر ہے لیکن اسے کسی کو حکم نہیں دینا چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسا کیا تھا لیکن لوگوں کو اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ "[3]

احرام کے کپڑے پہننا

محرم مرد کو چاہیے کہ وہ احرام کی چادریں پہننے سے پہلے اپنے جسم پر موجود سلا ہوا لباس قمیص شلوار وغیرہ اتار دے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا دو سفید اور صاف ستھری چادریں یعنی ازاد اور اوپر والی چادر بطور

احرام باندھ لے ۔ سفید کے علاوہ او کوئی رنگ دار احرام بھی ہو سکتا ہے جو رنگ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان زینت سے دور رہے اور خشوع وخضوع اور عاجزی کی حالت میں رہے اور اس یاد رہے کہ وہ ہر وقت حالت احرام میں ہے تاکہ احرام کے ممنوعات سے بچا رہے نیز اسے موت اور لباس کفن یاد رہے اور روز قیامت کو اٹھنا اور حشر ونشر وغیرہ ذہن نشین رہے ۔

احرام کی نیت کرنے سے پہلے سلا ہوا لباس اتار دینا سنت ہے اور احرام کی نیت کے بعد اتارنا واجب ہے اگر کسی نے سلا ہوا لباس پہنے ہوئے احرام کی نیت کی تو اس کا احرام درست ہے البتہ نیت کے بعد اسے اتار دے ۔

احرام سے قبل کوئی مخصوص نماز نہیں ہے البتہ اگر کسی فرض نماز کا وقت ہو تو اسے ادا کر کے احرام کی نیت کر لے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ذوالحلیفہ میں) ظہر کی نماز ادا کر کے سواری پر سوار ہوئے تھے اور تلبیہ کہنا شروع کیا تھا ۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر احرام کی نیت کی تھی اس کے لیے کوئی الگ اور خاص نماز ادا نہیں کی تھی ۔ "[4]

یہاں ہم ایک مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ کئی حجاج کرام یہ سمجھتے ہیں کہ میقات کے مقام پر بنی ہوئی مسجد میں جانا اور اس کے اندر احرام باندھنا ضروری ہے ۔ اس خیال کی بنا پر مرد عورتیں مسجد کی طرف بھاگتے ہیں ۔ مسجد میں اچھا خاصا رش ہو جاتا ہے ۔ کئی لوگ مسجد کے اندر ہی کپڑے اتارتے اور احرام کے کپڑے پہنتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلے کی کوئی دلیل نہیں ۔ اصل چیز میقات سے احرام باندھنا ہے زمین کا کوئی مخصوص حصہ نہیں ۔ مسجد کے اندر یا باہر جہاں بھی آسانی ہو احرام کے لیے وہی جگہ درست ہے بلکہ اس موقع پر محفوظ اور الگ جگہ زیادہ مناسب ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ مساجد نہ تھیں اور نہ یہ احرام باندھنے کی خاطر بنائی گئی ہیں ۔ بلکہ یہ مساجد وہاں قرب وجوار میں رہنے والے لوگوں کے لیے ہیں تاکہ وہ نماز ادا کر سکیں ۔

حج کرنے والے شخص کو اختیار ہے کہ وہ تمتع قران یا افراد میں سے جس قسم کا حج کرنا چاہے کر سکتا ہے ۔ "[5]

حج تمتع

حج تمتع یہ ہے کہ کوئی حج کے مہینوں میں اولاً عمرے کا احرام باندھے پھر عمرہ کر کے احرام کھول دے اور اسی سال حج کا احرام باندھے ۔

حج افراد

حج افراد یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھے اور حج مکمل ہونے تک اسی احرام میں رہے اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا ۔

حج قران

حج قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا جائے یا اولاً عمرے کا احرام باندھے پھر طواف عمرہ سے پہلے پہلے حج کی نیت بھی اس میں شامل کر لے ۔

الغرض حج قران کرنے والا میقات سے دونوں (حج اور عمرہ) کی نیت کر کے احرام باندھے یا عمرے کا طواف شروع کرنے سے پہلے ہی حج کی نیت کر لے تو دونوں طرح درست ہے ۔ یہ شخص حج اور عمرے (دونوں) کا ایک ہی طواف اور سعی کرے گا ۔

متمتع اور قارن دونوں پر قربانی لازم ہے اگر وہ مسجد حرام کے پاس رہنے والے نہ ہوں حج کی ان تینوں قسموں میں سے افضل قسم حج تمتع ہے اس کے حق میں بہت سے دلائل ہیں ۔

جب حج کی کسی بھی قسم کی نیت کر کے احرام باندھا جائے تو اس کے بعد تلبیہ کہنا شروع کر دینا چاہیے تلبیہ بلند آواز سے اور زیادہ سے زیادہ پڑھا جائے ۔ کلمات تلبیہ یہ ہیں ۔

"لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ ، لَبَّیکَ لاَشَرِیکَ لکَ لَبَّیکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ ، وَالنِّعْمَۃَ ، لکَ وَالْمُلْکَ ، لاَشَرِیکَ لکَ"

ممنوعات احرام کا بیان

کچھ کام ایسے ہیں جو حالت احرام میں محرم پر حرام ہیں ان سے اجتناب کرنا نہایت ضروری ہے یہ کام نو (9) ہیں جو درج ذیل ہیں ۔

1 ۔ بال مونڈنا یا کاٹنا : محرم کے لیے حرام ہے کہ وہ اپنے بدن کے کسی بھی حصے سے بلاعذر شرعی بال مونڈے یا کاٹے یا اکھاڑے ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَلاَ تَحْلِقُوارُءوسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہُ ۱۹۶ ... سورۃ البقرۃ

"اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے ۔ "[6]

محرم کے لیے سر منڈوانے کی نہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ واضح حکم موجود ہے اس نص شرعی کا اطلاق بالاتفاق جسم پر موجود تمام بالوں پر ہوتا ہے کیونکہ وہ بھی سر کے بالوں کی طرح ہیں نیز سر کے بالوں کی طرح ان کو زائل کرنے سے بھی زینت وصفائی حاصل ہوتی ہے جو احرام کی حالت کے منافی ہے کیونکہ ایک محرم کا پراگندہ بالوں والا اور غبار آلودہ ہونا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔

اگر محرم کی آنکھ میں بال اُگ آئیں (جنھیں پڑبال کہتے ہیں) تو انھیں اکھاڑ دینے سے کوئی فدیہ لازم نہ آئے گا کیونکہ آنکھ بالوں کا محل نہیں نیز وہ بال تکلیف کا باعث ہیں۔

2۔ ہاتھ یا پاؤں کے ناخن کاٹنا ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنے منع ہیں البتہ اگر کسی ناخن کا کچھ حصہ خود بخود ٹوٹ گیا پھر محرم نے تکلیف کی وجہ سے باقی ناخن بھی کاٹ کر الگ کر دیا یا ناخن خود ہی ٹوٹ کر الگ ہو گیا تو اس پر کوئی فدیہ نہیں کیونکہ اس کے بارے میں محرم معذور ہے۔

اگر کسی نے جوئیں پڑجانے یا دردسر وغیرہ کی وجہ سے سر منڈوالیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے:

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ [١٩٦](#) ... سورۃ البقرۃ

"پھر اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور وہ سر منڈوالے) تو فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔"[7]

علاوہ ازیں سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میرے سر میں جوئیں پڑنے کی وجہ سے مجھے تکلیف تھی چنانچہ مجھے اس حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ماكنتُ أرى أن الجَهْدَ قد بلغ منك ما أرى، أتجد شاةً؟)) ، قلتُ: لا، فنزلت الآية: فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ [البقرة: 196] ،قال: ((هو صوم ثلاثة أيام، أو إطعام ستة مساكين، نصف صاع لكل مسكين)) وفي لفظ: واذبح شاة"

"میں تو نہیں سمجھتا تھا کہ تمھیں اس قدر تکلیف ہوگی۔ تم بکری ذبح کرنے کی طاقت رکھتے ہو؟ میں نے کہا نہیں! تب آیت کریمہ: فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ "تو وہ فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔" نازل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دو۔ اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ یا ایک بکری ذبح کرو۔"[8]

محرم کے لیے بالوں کو بیری وغیرہ کے پتے ڈال کر پانی سے دھونا جائز ہے۔"[9] چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنا سر مبارک دھویا تھا اور اسے آگے پیچھے سے اپنے دونوں ہاتھوں سے ملا بھی تھا۔"[10]

شیخ تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "محرم احتلام کی صورت میں غسل جنابت کرے گا۔ اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔ اسی طرح وہ غیر جنابت میں بھی غسل کر سکتا ہے۔"

3۔ سر ڈھانپنا: مرد کے لیے (حالت احرام میں) سر ڈھانپنا منع ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو پگڑی اور ٹوپی والا کوٹ پہننے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جو چیز سر کے ساتھ لگتی ہو اور سر چھپانے کے کام آتی ہو جیسے پگڑی، کپڑا اور ٹوپی وغیرہ تو اس کا استعمال بالاتفاق ناجائز اور ممنوع ہے۔"[11]

واضح رہے پگڑی کی طرح سر پر کاغذ چپکانا، مٹی، مہندی لگانا یا رومال باندھنا سب کا ایک ہی حکم ہے محرم خیمے درخت یا گھر کے سائے میں ٹھہر سکتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیمہ لگایا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں اس میں ٹھہرے تھے۔ اسی طرح محرم کے لیے چھتری کا سایہ حاصل کرنا جائز ہے۔ چھت والی بس میں سوار ہونا جائز ہے۔ اور سر پر سامان اٹھانا (جس میں سر ڈھانپنا مقصد نہ ہو) درست ہے۔

4۔ سلا ہوا کپڑا پہننا: محرم مرد کے لیے پورے جسم یا جسم کے کچھ حصے پر سلا ہوا لباس پہننا منع ہے مثلاً: قمیص پگڑی، شلوار، موزے اور دستانے وغیرہ استعمال کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ محرم کیا کچھ پہن سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ"

"محرم قمیص، پگڑی، کوٹ، شلوار اور ایسا کپڑا نہ پہنے جسے خوشبو ورس اور زعفران لگی ہو اور نہ وہ موزے پہنے۔"[12]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو قمیص، کوٹ شلوار، موزے اور پگڑی کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ اور لوگوں کو منع فرمایا کہ فوت ہونے پر اس کا سر ڈھانپا جائے۔ ایک شخص نے حالت احرام میں جبہ پہنا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتارنے کا حکم دیا الغرض مذکورہ صورتوں میں سلے ہوئی لباس کا استعمال محرم کے لیے جائز نہیں نہ خود پہنے نہ کسی دوسرے کو پہنائے۔ لباس پھٹا ہوا ہو یا سالم ہر صورت منع ہے۔ اسی طرح جبہ اور انڈر وئیر کا استعمال بھی درست نہیں۔"[13]

اگر محرم کو پہننے کے لیے جوتا یسر نہ ہو تو موزے پہن لے یا ازار کے لیے چادر نہ ملے تو چادر ملنے تک شلوار پہن لے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شلوار پہننے کی اس وقت تک اجازت دی تھی جب اسے چادر نہ مل سکی۔[14]

عورت حالت احرام میں جیسا لباس چاہے پہن لے کیونکہ اسے پردے کی شدید ضرورت ہوتی ہے البتہ عورت برقعہ اور نقاب نہ پہنے۔ عرب عورتوں کا نقاب ایسا کپڑا تھا جسے وہ چہرے پر باندھتی تھیں اور اس میں دیکھنے کے لیے آنکھوں کے سامنے دو سوراخ ہوتے تھے۔ عورت اپنا چہرہ دوپٹے یا چادر سے بصورت گھونگھٹ ڈھانپ سکتی ہے۔ عورت دستانے نہ پہنے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ"

"محرم عورت نقاب نہ کرے اور دستانے نہ پہنے ۔" [15]

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "عورت کو نقاب اور دستانے پہننے سے جو منع کیا گیا ہے یہ دلیل ہے کہ عورت کا چہرہ مرد کے بدن کی طرح ہے سر کی طرح نہیں لہٰذا عورت کے لیے چہرے کی مقدار کا خصوصی کپڑا استعمال کرنا ناجائز ہے ۔ جیسے نقاب یا برقعہ وغیرہ ۔ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ وہ چادر وغیرہ سے بھی چہرہ نہ ڈھانپے اور یہی رائے درست ہے :"

عورت کے لیے مردوں سے اپنا چہرہ چھپانا نقاب اور برقعے کے سوا کسی چیز کے ذریعے سے واجب ہے ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے :

"كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ ، فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا ، فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ"

"قافلے ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں ہوتی تھیں ۔

جب لوگ ہمارے سامنے آتے تو ہر ایک اپنے چہرے پر چادر کا کپڑا لٹکا لیتی جب وہ گزر جاتے تو ہم چہرہ کھول لیتی تھیں ۔" [16]

کسی عورت کے چہرے پر لٹکتا ہوا کپڑا اگر چہرے کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ صرف برقعے اور نقاب سے روکا گیا ہے ان کے علاوہ کسی اور کپڑے سے چہرہ ڈھانپنے سے نہیں روکا گیا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "عورت کو یہ تکلیف نہ دی جائے کہ وہ کسی لکڑی یا ہاتھ وغیرہ کے ساتھ چہرے سے کپڑا ہٹا کر رکھے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے اور ہاتھوں کو ایک ہی حکم میں رکھا ہے ۔ عورت کے یہ دونوں اعضاء مرد کے جسم کے حکم میں ہیں نہ کہ اس کے سر کے حکم میں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجات محترمات اپنے چہروں پر کپڑا لٹکا لیتی تھیں اگر وہ چہرے کو لگتا تو اسے خاطر میں نہ لاتی تھیں ۔" نیز موصوف فرماتے ہیں : "چہرہ ڈھانپتے ہوئے اگر کپڑا چہرے کے ساتھ لگ جائے تو بھی کوئی حرج نہیں جبکہ وہ نقاب اور برقعے کا استعمال نہ کرے ۔" [17]

5۔ خوشبو لگانا : محرم کے لیے بدن یا کپڑے پر یا کھانے پینے کی اشیاء میں خوشبو کا استعمال حرام ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں آدمی کو خوشبو دھوڈالنے کا حکم دیا تھا ۔" [18] اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے سواری نے گرا کر مار ڈالا تھا ۔

"اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ"

"اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور احرام کے کپڑوں ہی میں دفن کرنا اور خوشبو نہ لگانا ۔" [19]

محرم کو خوشبو کے استعمال سے روکنے میں شاید حکمت یہ ہے کہ وہ آسائش کی اشیاء اور دنیوی زینت اور اس کی لذتوں سے دور رہے اور آخرت کی طرف متوجہ رہے ۔ حالت احرام میں خوشبو کا سونگھنا اور خوشبو دار تیل استعمال کرنا بھی جائز نہیں ۔

6۔ خشکی میں شکار کرنا : محرم کے لیے خشکی یعنی جنگل و میدان میں کسی جانور کا شکار کرنا اور اسے قتل کرنا منع ہے ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ... ٩٥ ... سورة المائدة

"اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو ۔ جب تم حالت احرام میں ہو ۔" [20]

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ... ٩٦ ... سورة المائدة

"اور خشکی کا شکار پکڑنا تمھارے لیے حرام کیا گیا ہے جب تک تم حالت احرام میں ہو ۔" [21]

محرم کے لیے شکار کرنا اس میں تعاون کرنا یا اسے ذبح کرنا منع ہے ۔ اسی طرح اپنے ہی شکار کیے ہوئے سے کھانا یا جو جانور اس کے لیے شکار کیا گیا ہو اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ اس کے لیے مردار کی طرح ہے ۔

سمندر دریا کا شکار محرم پر حرام نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ ... ٩٦ ... سورة المائدة

"تمھارے لیے دریا (اور سمندر) کا شکار پکڑنا اور اس کا کھانا حلال ہے ۔" [22]

اسی طرح گھریلو جانور : مرغی ، بکری ، گائے ، وغیرہ ذبح کرنا بھی حرام نہیں کیونکہ یہ شکار کرنے کے جانور نہیں ۔

اور جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے اور وہ لوگوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں انھیں بھی قتل کرنا حرام نہیں ۔ مثلاً : شیر ، چیتا ، وغیرہ اسی طرح اپنے مال و جان کی حفاظت کے لیے حملہ آور جانور کو قتل کرنا جائز ہے ۔

اگر کوئی محرم حالت احرام میں ممنوعات میں سے کسی چیز کو کرنے میں مجبور ہو تو وہ کام کر لے لیکن فدیہ ادا کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ١٩٦

"پھر تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے خواہ روزے رکھ خواہ صدقہ دے دے خواہ قربانی کر لے ۔"[23]

7 ۔ نکاح کرنا : محرم نہ خود کسی عورت سے نکاح کرے اور نہ ولی اور وکیل بن کر کسی کا نکاح کرے ۔ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔

"لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ"

"محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے ۔"[24]

8 ۔جماع کرنا : محرم کے لیے حالت احرام میں اپنی بیوی سے جماع کرنا حرام ہے ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ ١٩٧ ... سورۃ البقرۃ

"چنانچہ جس شخص نے ان (مہینوں) میں حج کو لازم کر لیا تو حج کے دوران میں وہ جنسی باتیں نہ کرے ۔"[25]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (رَفَثَ) سے مراد "جماع " ہے جس شخص نے دس ذوالحجہ کو طواف افاضہ (طواف زیارت) سے پہلے پہلے جماع کر لیا تو اس کا حج فاسد ہو گیا ۔ وہ حج کے بقیہ ارکان کی ادائیگی جاری رکھے اور آئندہ سال اس حج کی قضا دے اور ایک جانور ذبح کرے اگر محرم نے دس ذوالحجہ کو طواف زیارت کے بعد جماع کیا تو اس کا حج فاسد نہ ہو گا بلکہ وہ ایک بکری بطور فدیہ ذبح کرے ۔

9 ۔ مباشرت کرنا :جماع کے علاوہ بصورت شہوت معانقہ بوس وکنار کرنا درست نہیں کیونکہ یہ چیزیں جماع کا سبب ہیں محرم پر واجب ہے کہ وہ جماع ،نافرمانی اور لڑائی کے کاموں سے اجتناب کرے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ١٩٧ ... سورۃ البقرۃ

"چنانچہ جس شخص نے ان (مہینوں) میں حج کو لازم کر لیا تو حج کے دوران میں وہ جنسی باتیں نہ کرے ۔ اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور کسی سے جھگڑا نہ کرے ۔"[26]

آیت میں مذکورہ لفظ (رَفَثَ) سے مراد جماع یا جماع کے اسباب ہیں مثلاً : مباشرت بوس وکنار اور جماع کی باتیں کرنا وغیرہ اور (فُسُوقَ) سے مراد معصیت کے جملہ کام ہیں جو خاص طور پر حالت احرام میں بہت قبیح اور شدید ہیں کیونکہ محرم اطاعت وانکسار کی حالت میں ہوتا ہے ۔ (جِدَالَ) سے مراد ساتھیوں کے ساتھ بے مقصد بحث و تکرار حتیٰ کہ گالی گلوچ کرنا ہے البتہ حق بات کی وضاحت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خاطر بحث و تکرار مستحسن ہے بلکہ اس کا تو حکم ہے ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ"

"اوران سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے ۔"[27]

محرم کے لیے مسنون یہ ہے کہ وہ غیر مفید بے مقصد اور دنیوی کلام کم از کم کرے ۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ"

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے ۔"[28]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ"

"آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے مقصد باتیں چھوڑ دے ۔"[29]

محرم تلبیہ ذکر الٰہی تلاوت قرآن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کاموں میں خود کو مصروف رکھے اور وقت کو ضائع ہونے سے بچائے رضائے الٰہی کے حصول میں مگن رہے اجر و ثواب کا شوق رکھے ۔ نیت خالص رکھے کیونکہ وہ احرام کی حالت میں ہے اور عظیم عبادت کی ادائیگی کے لیے اور مقدس و بابرکت مقامات کی زیارت کے لیے نکلا ہے ۔

حج تمتع کا مختصر طریقہ

جب وہ مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو اگر اس نے حج تمتع کی نیت کی ہے تو وہ عمرہ ادا کرے یعنی بیت اللہ کے سات چکر لگائے مقام ابراہیم پر دو رکعتیں ادا کرے ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے اور قریب کھڑا ہو ورنہ مسجد حرام کی کوئی بھی جگہ درست ہے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے لیے جائے اور وہاں سات چکر لگائے صفا سے شروع کرے اور آخری چکر مروہ پر ختم کرے۔ صفا سے مروہ تک جانے سے ایک چکر اور مروہ سے واپس آنے سے دوسرا چکر شمار ہوگا۔ طواف و سعی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا جاری رکھے سعی کے آخری چکر کے بعد مرد سر کے تمام بال کتروائے جبکہ عورت اپنے سر کی چوٹی سے ایک پور بال کاٹ لے۔

حجامت کے بعد عمرہ کرنے والا) حالت احرام سے آزاد ہو گیا ہے۔ اب اس کے لیے وہ تمام کام جائز ہیں جو حالت احرام میں منع تھے مثلاً: جماع کرنا خوشبو لگانا سلا ہوا لباس پہننا، ناخن تراشنا، مونچھیں کاٹنا اور بغلوں کے بال اکھاڑنا وغیرہ اب وہ آٹھ ذوالحجہ تک حالت احرام سے آزاد ہی رہے گا پھر آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منی کی جانب جائے۔ اس کی تفصیل اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حج قران کا مختصر طریقہ

جو شخص حج قران یا حج افراد کی نیت کر کے مکہ میں آیا ہو وہ طواف قدوم کرے اور اگر چاہے تو حج کی سعی سے بھی فارغ ہو جائے (تاکہ دس ذوالحجہ کو رش سے بچ جائے) اور وہ یوم النحر تک حالت احرام ہی میں رہے گا جس کی تفصیل آگے آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1]۔ صحیح البخاری الحج باب الطیب عند الاحرام حدیث 1539۔

[2]۔ مجموع الفتاوی لابن تیمیہ 26/108۔

[3]۔ مجموع الفتاوی 13/234۔

[4]۔ زاد المعاد: 2/107۔

[5] ۔ البتہ احادیث میں حج تمتع اور قران کی فضیلت وارد ہوئی ہے دیکھئے حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی رحمۃ اللہ علیہ

[6]البقرہ: 2/196۔

[7]۔ البقرۃ: 2/196۔

[8]۔ صحیح البخاری والمحصر باب الاطعام فی الفدیۃ نصف صاع حدیث 1816۔ و صحیح مسلم الحج باب جواز حلق الراس للمحرم اذا کان بہ اذی حدیث 1201 واللفظ لہ۔

[9] ۔ اگر سر وغیرہ کو دھونے یا کھجلاتے وقت جسم کے چند بال ٹوٹ کر گر جائیں تو اس صورت میں فدیہ نہیں (الموطا للامام مالک الحج باب ما یجوز للمحرم ان یفعلہ)

[10]۔ صحیح البخاری جزاء الصید باب الاغتسال للمحرم حدیث 1840۔ و صحیح مسلم الحج باب جواز غسل المحرم بدنہ وراسہ حدیث 1205۔

[11]۔ زاد المعاد لابن القیم 2/243۔

[12]۔ صحیح البخاری العلم باب من اجاب السائل باکثر مما سالہ حدیث 134 و صحیح مسلم الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ لبسہ؟ حدیث 177 واللفظ لہ

[13]۔ مجموع الفتاوی 26/10۔111۔

[14]۔ صحیح البخاری جزاء الصید باب اذا لم یجد الازار فلیلبس السراویل حدیث 1843۔

[15]۔ صحیح البخاری جزاء الصید باب ما ینھی من الطیب للمحرم والمحرمۃ حدیث 1838۔

[16]۔ (ضعیف) سنن ابی داوٗد المناسک باب فی المحرمۃ وجھہا حدیث 1833 و مسند احمد: 6/30۔

[17]۔ مجموع الفتاوی: 26/112۔113۔

[18]۔۔ صحیح البخاری الحج غسل الخلوق ثلاث مرات من الشیاب حدیث 1536۔

[19]۔ صحیح البخاری جزاء الصید باب سنۃ المحرم اذا مات حدیث 1851۔

[20]۔ المائدہ: 5/96۔

[21]۔المائدہ:5/96۔

[22]۔المائدہ:5/96۔

[23]۔البقرۃ:2/196۔

[24]۔ صحیح مسلم النکاح باب تحریم نکاح المحرم وکراھۃ خطبتہ حدیث 1409۔

[25]۔البقرۃ:2/197۔

[26]۔البقرۃ:2/197۔

[27]۔النحل16/125۔

[28]۔ صحیح البخاری الادب باب من کان یا من باللہ الیوم الاخر فلایؤذجارہ حدیث :18،60،19،60۔ و صحیح مسلم الایمان باب الحث علی کرام الجار الضیف حدیث 47۔

[29]۔جامع الترمذی الزھد باب حدیث من حسن اسلام المرء حدیث 2317 ومسند احمد1/201۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

حج کے مسائل: جلد01: صفحہ345